بِسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔14 مدیر۔نعیم احمد نیّر ۔ نگران۔مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ، انچارج شعبہ تصنیف۔ماہ فتح، 1388 ہجری شمسی۔بمطابق دسمبر 2009ء شمارہ نمبر 12

قرآن کریم

’’اسی طرح کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا اللہ تیری طرف وحی کرتا ہے اور اُن کی طرف بھی کرتا رہا ہے جو تجھ سے پہلے تھے۔

اُسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ بہت بلند مرتبہ (اور) صاحب عظمت ہے۔‘‘ (سورۃ الشوریٰ، آیت ۴، ۵۔ ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’نبیوں میں سے ہر نبی کو ایسے نشانات دیئے گئے جن کے مطابق انسان ایمان لائے اور مجھے جو دیا گیا ہے وہ ایک عظیم وحی ہے جو اللہ نے میری طرف کی اور میں امید کرتا ہوں کہ میں متبعین کے لحاظ سے قیامت کے دن سب سے بڑھ کر ہوں گا۔ (حدیث نمبر ۲۰۹، صفحہ نمبر ۱۴۵، صحیح مسلم، جلد اوّل، شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

الہام، کشف یا رؤیا ء تین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔اوّل وہ جو خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور وہ ایسے شخصوں پر نازل ہوتے ہیں جن کا تزکیہ نفس کامل طور پر ہو چکا ہوتا ہے اور وہ بہت سی موتوں اور محویتِ نفس کے بعد حاصل ہوا کرتا ہے اور ایسا شخص جذبات نفسانیہ سے بکلّی الگ ہوتا ہے اور اس پر ایک ایسی موت وارد ہو جاتی ہے جو اس کی تمام اندرونی آلائشوں کو جلا دیتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ خدا تعالیٰ سے قریب اور شیطان سے دُور ہو جاتا ہے۔کیونکہ جو شخص جس کے نزدیک ہوتا ہے اُسی کی آواز سنتا ہے۔

۲۔دوسرے حدیث النفس ہوتا ہے جس میں انسان کی اپنی تمنا ہوتی ہے اور انسان کے اپنے خیالات اور آرزوؤں کا اس میں بہت دخل ہوتا ہے اور جیسے مثل مشہور ہے بلّی کو چھیچھڑوں کی خوابیں وہی باتیں دکھائی دیتی ہیں جن کا انسان اپنے دل میں پہلے ہی سے خیال رکھتا ہے اور جیسے بچے جو دن کو کتابیں پڑھتے ہیں تو رات کو بعض اوقات وہی کلمات ان کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں، یہی حال حدیث النفس کا ہے۔

۳۔تیسرے شیطانی الہام ہوتے ہیں۔ان میں شیطان عجیب عجیب طرح کے دھوکے دیتا ہے۔کبھی سنہری تخت دکھاتا ہے اور کبھی عجیب وغریب نظارے دکھا کر طرح طرح کے خوش کُن وعدے دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ ۳۶۵)

جماعت Radevormwald: میں قرآن نمائش کا انعقاد

جماعت Radevormwald: میں مورخہ یکم تا تین اکتوبر قرآن نمائش لگائی گئی۔اس نمائش کو دیکھنے کے لئے تقریباً ۱۵۰ افراد تشریف لائے۔جن میں اہم شخصیات کے علاوہ پریس اور مختلف ادارے شامل تھے۔اس کی تیاری میں مکرم ریجنل امیر محمد انیس صاحب اور مکرم کامل انیس صاحب نے بھرپور تعاون کیا۔یکم اکتوبر کو افتتاح کے پروگرام میں مکرم نیشنل امیر صاحب اور برگا ماسٹر کی نمائندہ بھی شامل ہوئیں۔اس کے علاوہ مکرم محمد الیاس منیر صاحب اور مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ اور قریبی جماعتوں کے نمائندگان شامل ہوئے۔زائرین میں میں ڈاکٹرز، سکول کے ٹیچرز ، سیاسی شخصیات، تاجر احباب اور عام شہری شامل تھے۔اس نمائش میں رکھے گئے لٹریچر میں سے ۲۸۳ کی تعداد میں کا پیاں لوگ ساتھ لے کر گئے۔دونوں دن شہر کے اخبارات نے تصاویر کے ساتھ خبریں شائع کیں اس طرح ہزاروں افراد تک جماعت کا تعارف پہنچا۔ تیسرے دن بھی کافی لوگ نمائش دیکھنے آئے۔تینوں دن مکرم الیاس منیر صاحب، مکرم چنگیز وارلے صاحب (ترکی احمدی بھائی)، مکرم عثمان اقبال صاحب (ترکی احمدی) اور مکرم احسان عفور صاحب نے لوگوں کے سوالات کے جوابات دئے۔مقامی سیکرٹری تبلیغ مکرم امتیاز احمد صاحب و میر محمد انور صاحب نے لجنہ کے تعاون سے ریفریشمنٹ کے انتظامات کئے اور ہر مہمان کی تواضع کی۔ (رپورٹ ناصر محمود صدر جماعت)

جرمنی بھر میں ’’یوم مساجد‘‘ Tag Der Öffenen Tür کی بھرپور تقریبات

جرمنی بھر میں ہر سال ۱۳ اکتوبر کو اتحاد کا دن منایا جاتا ھے اور ملک میں تعطیل عام ہوتی ھے۔اسی دن جماعت احمدیہ جرمنی ’’یوم مساجد‘‘ بھی منعقد کرتی ھے اور تمام مساجد و نماز سنٹرز میں عوام کے لیئے اسلام احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لیئے پورا دن خاص انتظام کیا جاتا ھے۔اس سال بھی یہ دن بھرپور طریقہ سے منایا گیا۔موصولہ رپورٹس کا خلاصہ قارئین کے پیش خدمت ھے۔

میونسٹر میں Tag Der Öffene Moschee ’’یوم مساجد‘‘ مؤرخہ 03 اکتوبر کو منایا گیا۔

اسی دن میونسٹر شہر میں انتظامیہ کی طرف سے سائیکل ریس کا پروگرام بنایا گیا تھا۔اور اس طرح سائیکل ریس کے لئے شہر کی تمام سڑکوں اور گلیوں کو بلاک کر دیا گیا تھا۔سائیکل ریس کے دو پروگرام تھے جو مختلف اوقات میں ہونے تھے۔مہمانوں کو سائیکل ریس کی وجہ سے مسجد بیت المؤمن پہنچنے کے لئے مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔اور کئی مہمانوں نے بذریعہ ای۔میل معذرت کی کہ وہ مسجد کو وزٹ کرنے سے محروم رہے۔ان مشکلات کے باوجود 82 جرمن مہمانوں نے مسجد بیت المومن کا وزٹ کیا۔آنے والے مہمانوں نے زیادہ تر سوالات اسلامی عبادات، احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں فرق، جہاد ،عورتوں کا اسلام میں مقام ،عورتوں پر جبر، دہشت گردی، پردہ، جرمن اور غیر ملکی کلچر، جبری شادیاں، غیرت کے نام پر قتل، مسلمان لڑکیوں کا سوئمنگ نہ کرنا، کلاس فارٹ، امام مہدی کی آمد، عیسیٰؑ کی وفات اور خلافت ،عورتوں کا مردوں سے ہاتھ نہ ملانے کی وجہ ،سر ڈھانپنے کی حکمت، مختلف اقسام کی ٹوپیاں پہننے کے متعلق اور جرمنی میں مذہبی آزادی وغیرہ کے متعلق تھے

مہمان اپنے ساتھ تقریباً 500 کی تعداد میں لٹریچر پڑھنے کے لئے لے کر گئے۔

خدیجہ مسجد برلن میں اس دن 270 مہمان تشریف لائے۔مسجد کو اندر و باہر سے دیکھا اور اسلام احمدیت کے بارہ میں سوالات کیئے۔جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

بینز ہائیم کی مسجد بشیر میں صبح ۱۱ تا شام ۶ بجے تک مہمان آتے رہے اور مسجد دیکھنے کے علاوہ اسلام احمدیت کے بارہ میں مندرجہ ذیل سوالات بھی کئے۔احمدیوں اور مسلمانوں میں فرق، پاکستان اور دوسرے ممالک میں احمدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک، کیا دوسرے (مسلمان وغیر مسلم) آپ کی مسجد میں عبادت کر سکتے ہیں، برقعہ و

باقی صفحہ ۳ پر

حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ

(مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

چہارم و آخری قسط

جب ہم حضرت مسیح موعودؑ کی حیات طیبہ پر نظر ڈالتے ہیں تو آپؑ کا ظہور ایک ایسے وقت میں ہوا جب اسلام ہر طرف سے محصور تھا اور حضرت محمد ﷺ کی طرف منسوب ہونے والے دشمنان محمد ﷺ کے سامنے بے دست و پا تھے اور سیّد زادے دامن اسلام سے آغوشِ مسیحیت میں طالب پناہ تھے اور بقول جناب اثر فدا بخاری،

پھر یورشیں ہیں ہم پہ یہود و ہنود کی

پھر درپئے ستم ہیں یہ کفّار آیئے

گھیرا ہوا ہے قوم کو فسق و فجور نے

مٹنے کو اب ہیں دین کے آثار آیئے

(معارف اسلام ۔صاحب الزّمانؑ ص ۳۶)

ان حالات میں آپؑ نے اپنی محبّت رسول ﷺ کا اظہار کیا اور محمد ﷺ اور دین محمد ﷺ کو اس شان و شوکت سے دشمنانِ اسلام کے سامنے پیش کیا کہ وہی دشمنانِ محمد ﷺ جو نامِ محمد ﷺ کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے ناپاک خواب دیکھ رہے تھے آپؑ کی للکار سے اس طرح بدحواس ہوئے کہ خود اپنا نام مٹتا نظر آنے لگا چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں

آلا اے دشمنِ نادان و بے راہ

بترس از تیغ برّان محمد ﷺ

آلا اے منکر از شان محمد ﷺ

ہم از نور نمایان محمد ﷺ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است

بیا بنگر ز غلمان محمد ﷺ

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

ترجمہ:۔ اے نادان اور گمراہ دشمن ہوشیار ہو جا اور محمد ﷺ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر جا۔ اے محمد ﷺ کی شان اور آپؐ کے ظاہر نور کا انکار کرنے والے سن لے اگرچہ اب کرامت کا نام و نشان نہیں ملتا مگر تو آ اور اسے محمد ﷺ کے غلاموں میں دیکھ لے۔

آپ نے اس راہ پر قتل کے فتووں اور دھمکیوں کی ذرہ پرواہ نہ کی اور ہر روز پہلے سے بڑھکر شانِ محمد ﷺ کو ظاہر کیا اور زندگی سے محروم کرنے کی کوشش کرنے والے کو عجیب طرح سے للکارا

؎ در رہ عشق محمد ﷺ ایں سر و جانم رود

ایں تمنّا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

(توضیح مرام روحانی خزائن جلد ۳ ص ۶۳)

یعنی حضرت محمد ﷺ کے عشق کی راہ میں میرا سر اور جان قربان ہو جائیں یہی تو میری تمنّا ہے اور یہی میری دعا ہے اور یہی میرا دلی ارادہ ہے۔

آپ نے اپنی ساری زندگی اس مقصد میں اس طرح لگا دی کہ دلائل و براھین سے اپنے محبوب مصطفیٰ ﷺ کو نہ صرف سچّے بانیان مذاھب کی صف میں شامل کر دیا بلکہ یہ دلائل سے ثابت کر کے چھوڑا کہ آپ ﷺ ہی دراصل امام الانبیاء ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں ”نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچّی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو......اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے“۔.....

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۴۔۱۳)

پھر فرمایا:۔

”اے تمام وہ لوگوں جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ لوگوں جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچّا مذہب صرف اسلام ہے اور سچّا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد ﷺ ہے“

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۴۱)

اپنے اردو منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے

اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے

وہ طیب و امیں ہے اسکی ثنا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۴۵۶)

پھر عشق کی دُنیا میں ایک اور بات آپکو سب عشّاق کی زندگیوں اور کلام میں نظر آئے گی کہ ہر عاشق اپنے معشوق کو کائنات کی کسی نہ کسی حسین چیز سے تشبیہ دیتا ہے کوئی چاند سے تعبیر کرتا ہے تو کوئی ستارے سے کوئی غزال قرار دیتا ہے تو کوئی لعل و یاقوت سے کوئی چشم آہو کی مانند قرار دیتا نظر آتا ہے تو کوئی حوران جنت سے کوئی گلاب سے تو کوئی نرگس سے۔ مگر مسیح موعودؑ کی ذات اس میدان میں بھی یکتا نکلی اور جمیل خدا کے سب مظاہر جمال پر حسن مصطفےٰ ﷺ کا قیاس کرنے پر جو نتیجہ نکالا وہ درج ذیل ہے۔

”وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا۔ یعنی انسان کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں، جس کا اتّم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ ہیں“

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ ص ۱۶۱۔۱۶۰)

آخر وہ وقت بھی آپ کو نصیب ہوا کہ تمام عشاق کو چیلنج دیا کہ اگر تمہارے محبوب بھی حسن و جمال میں کچھ دخل رکھتے ہیں تو میرے محبوب سے مقابلہ کرلو اور فرمایا

تبصر خصیمی ھل تریٰ من مشا کہ

بتلك الصّفات الصالحات با حمدا

مجھ سے جھگڑا کرنے والے دیکھ! کیا تو کوئی مشابہ پاتا ہے ان نیک صفات میں احمد مصطفےٰ ﷺ کا۔

آیئے ذرا دیکھیں کہ آپ اپنے محبوب کی فضیلت تمام محبوبوں پر منوانے میں کس حد تک کامیاب ہوئے۔

آپ کی وفات پر بے شمار غیر جانبدار اور منصف مزاج ادیبوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور آپ کی خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش کیا صرف مولانا ابو الکلام آزاد کے اداریہ کے کچھ حصّے پیش کرتا ہوں جو اخبار وکیل (امرتسر) میں لکھا ہے:۔

”وہ شخص بہت بڑا شخص، جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے .....وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا....دنیا سے اُٹھ گیا۔ مرزا غلام احمدؑ قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے....تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ اسلام کی اس شاندار مدافعت کو جو ان کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان کی یہ خصوصیّت کہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ”ایک فتح نصیب جرنیل“ کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول علم کی سند حاصل کر چکا ہے... اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا...آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اس طرح مذہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔ (اخبار وکیل ۲۸ مئی ۱۹۰۸)

والفضل ما شھدت بہ الاعداء۔

اسلام کا یہ بطل جلیل عشق محمد ﷺ کے میدان میں وہ مقام پیدا کر گیا جس پر کبھی فنا نہیں آسکتی۔ وہ نظم و نثر کے خزائن بانٹ گیا جو کبھی ختم نہ ہونگے اور اپنی محبت کے لازوال ہونے کا آپؑ کو خود یقین کامل تھا جو فرمایا:۔

انی اموت و لا یموت محبتی

یدریٰ بذکرك فی التّراب ندائی

(منن الرحمٰن روحانی خزائن جلد ۹ ص ۱۶۹)

(اے میرے محبوب) میں تو (ایک دن) اس دنیا سے کوچ کر جاؤنگا لیکن میری (وہ) محبت (جو میں تجھ سے کرتا ہوں اس) پر کبھی موت نہیں آئے گی (کیوں کہ) میری (قبر کی) مٹی سے تیری یاد میں (جو) آوازیں بلند ہونگی (وہ یہی ہونگی اے میرے محبوب محمد ﷺ۔

اے میرے معشوق محمد ﷺ، اے میرے پیارے محمد ﷺ

یا ربّ صلّ علیٰ نبیك دائمًا

فی هذه الدنیا و بعث الثانی

☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ۔ تاثرات مہمانان کرام

اسکے وجود کو محبوب بنا دیتی ہے۔ میری حضور انور سے دو سال قبل لندن میں ملاقات ہوئی تھی جو کہ ناقابل فراموش سرمایہ ہے۔ میں نے اس وقت محسوس کیا کہ حضور انور کی شخصیت میں ایسی کشش ہے جو ان کے وجود میں خدائی نور کا حسین حلول ہے۔ اس جلسہ میں میں نے حضور انور کی اقتداء میں رقت کی ناقابل فراموش حالت میں نمازیں پڑھیں۔

میں جماعت جرمنی کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے اتنے اچھے انتظامات کئے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ جرمنی میں احمدیوں کی جو نئی نسل تیار ہو رہی ہے وہ جرمنوں میں تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی تعلیم پھیلائے گی. (انشاءاللہ، ناقل)

مکرم حسن بصری صاحب (مبلغ سلسلہ سنگاپور)......میرا تعلق سنگاپور سے ہے، میں نے ربوہ میں 1970ء میں مولوی فاضل کیا اور اس وقت سنگاپور میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہوں. میں جرمنی کے جلسہ میں پہلی مرتبہ شریک ہوا ہوں جو کہ لندن کے انٹرنیشنل جلسہ کی طرح ہے۔ رہائش اور کھانوں کے انتظامات بہت اچھے انداز میں کئے گئے ہیں۔ جماعت جرمنی کی جلسہ پر آنے والے مہمانوں کیلیئے آپ کی غیر معمولی محبت اور انتظامات کو دیکھ کر خوشی اور حیرت ہوئی کہ آپ نے کھانوں کے بھی مختلف ٹینٹ لگائے ہوئے ہیں جو کہ بڑی عمر کے احباب اور یورپین احباب کیلیئے ہیں جو مرچ نہیں کھا سکتے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جو سو مساجد بنانے کا ٹارگٹ ملا ہوا ہے وہ جلد از جلد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضور انور نے جس طرح دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے. آمین۔

باقی آئندہ انشاءاللہ

جماعت Lüdenscheid میں قرآن کریم کے نسخہ جات کی نمائش

ریجن نارڈ رائن اوسٹ کی جماعت Lüdenscheid نے مورخہ ۲۶ تا ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۹ء Meinerzhagen کے ٹاؤن ہال میں قرآن کریم کے نسخہ جات کی نمائش کا اہتمام کیا۔شہر کے میئر نے اس نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں اسے سراہا اور اسے اسلام کے تعارف اور اس کے بارہ میں غلط فہمیوں کے دور کرنے کا ایک عمدہ ذریعہ اور موقع قرار دیا۔نمائش میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے شائع شدہ پچاس تراجم قرآن رکھے گئے۔ ہر ترجمہ کے ساتھ ایک خوبصورت تختی لگائی گئی تھی جس پر اس کی زبان ،ملک جھنڈا اور مترجم و پبلشر کی تفصیلات درج تھیں۔
علاوہ ازیں حال ہی میں نابیناؤں کے لیئے شائع کیا جانے والا''بریل'' قران کریم بھی پہلی مرتبہ اس نمائش میں رکھا گیا۔تراجم کے علاوہ سادہ قرآن کریم کے مختلف نسخہ جات بھی زائرین کی دلچسپی کا باعث بنے رہے۔ نمائش کو قرآنی پیشگوئیوں پر مشتمل خوبصورت باتصویر چارٹز کے ذریعہ سجایا گیا تھا۔اس کے علاوہ احادیث،قرآن اور حضرت مسیح موعودؑ کے اقوال پر مشتمل بڑے بڑے چارٹ بھی دیواروں پر نصب تھے۔Beamer کے ذریعہ ایک بڑی سکرین پر اسلام کا باآواز تعارف اور اسلامی تعلیمات کے حوالہ سے مسلسل پروگرام دکھایا جاتا رہا۔تینوں دن شام کو چھ بجے سامعین کے سامنے مضامین پڑھنے کا پروگرام کامیابی سے جاری رہا۔ پہلے اور تیسرے دن ''قرآنی معجزات'' کے موضوع پر مکرم چنگیز وارلی صاحب اور مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کی تقاریر ہوئیں ۔درمیانی دن مکرمہ ریحانہ اختر صاحبہ نے ''اسلام میں عورت کا مقام'' کے موضوع پر ایک بھرپور تقریر کی۔جس کو خاص کر جرمن مہمان خواتین نے بہت پسند کیا۔ ہر تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ چلتا رہا۔
اس نمائش کو دیکھنے کے لیئے دیگر زائرین کے علاوہ مختلف سکولوں کی متعدد بڑی و چھوٹی کلاسوں کے طلباء اپنے اساتذہ کے ساتھ آتے رہے۔ان کو خوش آمدید کے ذریعہ استقبال کے بعد دو یا تین گروپس میں تقسیم کر کے نمائش کا تعارف کروایا جاتا رہا ۔پھر ملحقہ کمرے میں سوال وجواب کی مجلس لگتی رہی۔تینوں دن طلبہ شوق سے آتے رہے اور دن میں کئی کئی مرتبہ سوال وجواب کی مجلس لگتی رہی۔اسکول کے ایک استاد نے بڑے جذباتی انداز میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایسی نمائش بار بار منعقد ہونی چاہیئے۔
انٹرنیٹ ویب سائٹ پر نمائش کی خبر کئی ہفتہ تک رہی اور اس طرح اور دیگر میڈیا کے ذرائع سے ہزار ہا ہزار انسانوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔
(رپورٹ ۔محمد انیس دیالگڑھی)

قوتوں کے اتحاد کی جانب ایک سنگ میل

مورخہ 29 اکتوبر 2009ء کو''مسجد بشیر'' بینز ہائیم میں دُنیائے سائنس کے مہر درخشاں ،اسلام احمدیت کے بطل جلیل ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (مرحوم) کی یاد میں اُن کو ملنے والے نوبل انعام کے تیس سال پورے ہونے پر ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔جس کا نام آپ کے کام کے حوالہ سے'' قوتوں کے اتحاد کی جانب ایک سنگ میل'' رکھا گیا۔
اس پروگرام میں محترم ڈاکٹر صاحب کے بھائی مکرم محمد عبدالرشید صاحب نے لنڈن سے اور آپ کے بھتیجے مکرم احمد جمال ماجد صاحب نے آسٹریا سے تشریف لا کر سامعین سے خطاب کیا۔اس کے علاوہ معروف سائنس دانوں نے بھی پروگرام میں اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔اس موقع پر ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں محترم ڈاکٹر صاحب کی خاص خاص مواقع پر لی گئی تصاویر، آپ کی ڈائریاں اور کاغذات، کتابیں، میڈلز و انعامات کی فوٹو کاپیاں رکھی گئی تھیں۔
شام چھ بجے کے قریب اسٹیج سیکرٹری نے پروگرام شروع کرنے کا اعلان کیا اور مکرم محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ کو تلاوت قرآن کریم سے آغاز کرنے کی دعوت دی اس کا جرمن ترجمہ مکرم راجہ مبشر صاحب نے پڑھا۔اس کے بعد فرانس سے آئے ہوئے سائنس سے منسلک صحافی جو CERN لبارٹری میں بھی کام کر چکے ہیں ، جناب ڈاکٹر گورڈون (Dr.Gordon Fraser) نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی۔جس کے بعد ہمبرگ سے تشریف لانے والے جناب ڈاکٹر ساشاہ صاحب (Dr.Sascha) نے ''محترم ڈاکٹر صاحب کی سائنس کے میدان میں کامیابیاں'' کے موضوع پر سامعین کو معلومات فراہم کیں۔اس کے بعد مکرم محمد عبدالرشید صاحب، مکرم احمد جمال ماجد صاحب اور جناب پروفیسر ڈاکٹر مشئل ڈف صاحب (Dr.Michael Duff) نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات اور چیدہ چیدہ واقعات کو بیان کیا۔
اس پروگرام کے لیئے دنیا بھر سے اُن لوگوں کے پیغامات بھی موصول ہوئے تھے جو کسی وجہ سے شامل نہ ہو سکے تھے ۔وقت کی کمی کے باعث صرف دو پیغام ہی پڑھ کر سنائے جاسکے۔ایک تو جناب پروفیسر ٹوم کیبل صاحب (Tomm Kibbel) نے ایمپریئل کالج لنڈن سے بھیجا تھا جو مکرم شیخ افتخار احمد صاحب نے پڑھا۔اور دوسرا جناب پروفیسر پرویز ہود بھائی صاحب کا تھا جو مکرم نعمان چوہدری صاحب نے پڑھا۔تین منٹ کی ایک ویڈیو فلم بھی دکھائی گئی جو ڈاکٹر صاحب کے ایک انٹرویو پر مشتمل تھی جس میں آپ نے اپنی اُس تھیوری کے بارہ میں کچھ بتایا تھا جس کی بنا پر آپ کو نوبل انعام ملا تھا۔
پروگرام کے آخر پر معزز مقررین کو شیلڈز بطور یادگار، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی نے دیں۔
(رپورٹ ۔بلال اسلم)

بقیہ یوم مساجد

پردہ،خواتین کے لئے الگ ہال کیوں،بچوں کو سیر و تفریح پر کیوں نہیں جانے دیا جاتا، خنزیر و شراب کی ممانعت،جرمنی میں مذہبی آزادی کی کیا صورت ہونی چاہئے،خلیفہ وقت کی جماعت میں حیثیت۔

ڈارمشٹڈ کی مسجد نورالدین میں اس دن صبح سے مہمانوں کی آمد رہی۔ترک نژاد شہریوں کی تعمیر شدہ مسجد جو قریب ہی واقع ہے، سے اُن کے امام اپنے وفد کے ساتھ تشریف لائے۔نیشنل امیر صاحب و شمشاد احمد قمر صاحب مربی سلسلہ سے تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ کیتھولک چرچ کے پادری صاحب بہائی فرقے کے علاقہ انچارج کے ساتھ تشریف لائے۔۔کُل ۶۵ مہمان تشریف لائے۔

ہمبرگ سٹی ۔اس دن بیت الرشید میں آنے والے مہمانوں کے سوالات کے جوابات مکرم فضل الرحمان صاحب نے اور فضل عمر مسجد میں مکرم لئیق احمد منیر صاحب نے دیئے۔دونوں جگہوں پر شعبہ تبلیغ کی ٹیم نے بھرپور کام کیا۔کُل حاضری ۶۰ رہی۔

حلقہ Freinsheim میں بھی ۵۰ مہمان آئے ۔۱۲۵ کتب بھی ساتھ لے کر گئے۔

گروس گیراؤ میں مورخہ ۳ اکتوبر کو یہ دن منایا۔جس کے ۱۵۰۰ دعوت نامے تقسیم کئے اور اخبارات میں بھی تشہیر کی۔اس میں ۱۳۳ مہمان آئے۔جن کو جماعت اور اسلام کا تعارف کروایا اور ان کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

کاسل کی دونوں مساجد میں صبح ۱۰ بجے سے شام ۱۸ بجے تک یہ دن منایا۔محمود مسجد میں مہمانوں کی کل حاضری ۷ تھی لیکن بیت المقیت میں ۱۴۶ مہمان تشریف لائے ان سب کو اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا اور مہمان نوازی کی۔

لوکل امارت Koblenz: اس سال مورخہ ۳ اکتوبر کو حلقہ کوبلنز اور نوئے ویڈ میں Tag Der Öffenen Tür منایا۔جس کے دعوت نامے تقسیم کئے اور اخبارات میں بھی تشہیر کی۔حلقہ کوبلنز میں ۱۶۵ افراد اور نوئے وید میں ۱۶ افراد اس دن مسجد میں مہمان آئے۔جن کو جماعت اور اسلام کا تعارف کروایا۔

لوکل امارت Reutlingen: مورخہ ۳ اکتوبر کو یہ دن منایا۔جس میں حاضری ۷۰ تھی۔جس کی خبر اخبار میں بھی شائع ہوئی۔

لوکل امارت Riedstadt: میں مورخہ ۳ اکتوبر کو Tag Der Öffenen Moschee پر تقریباً ۷۰ مہمان مسجد میں آئے۔جن میں جرمن،ترکی، فلسطینی ،کولمبیا اور روسی شامل تھے۔مکرم نیشنل امیر صاحب نے بھی مہمانوں سے گفتگو کی۔سوالات میں ''اسلام میں حکومت کا تصور''یوم آخرت پر ایمان،اسلام میں آزادی ضمیر وغیرہ شامل تھے۔

لوکل امارت Rodgau: انوار مسجد میں مورخہ ۳ اکتوبر کو حاضری ۲۳۱ تھی۔جن میں برگا ماسٹرز، لانڈ راٹ، چرچ کے پادری و نمائندگان اور دیگر جرمن شامل تھے۔مسجد کی لائبریری میں خاص طور پر رکھے گئے لٹریچر میں مہمانوں کی کافی تعداد نے دلچسپی لی۔مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ اور مکرم منور عابد صاحب نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دئے۔

لوکل امارت Stuttgart: دو حلقوں میں مورخہ ۱۳ اکتوبر کو Tag Der Öffenen Tür منایا۔جس میں حاضری ۲۵ تھی۔

جماعت Neuburg: میں مورخہ ۳ اکتوبر کو Tag Der Öffenen Tür منایا۔جس میں مختلف قومیتوں کے ۶۲ لوگ شامل ہوئے۔

جماعت Bocholt: میں ۳ اکتوبر کو یہ دن منایا گیا۔اس دن ۲۸ جرمن مہمان مسجد میں آئے۔

جماعت Renningen: مسجد قمر میں مورخہ ۳ اکتوبر کو یہ دن منایا گیا۔جس میں مختلف قومیتوں کے ۴۳۰ لوگ شامل ہوئے۔مہمانوں کے سولات کے مربی صاحب نے جوابات دیئے۔
ایک خاتون جوابات سے اتنا متاثر ہوئیں کہ بے اختیار ان کے آنسو نکل آئے اور کہنے لگیں کہ آج مجھے اسلام کا صحیح پتہ لگا ہے۔کئی مہمانوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ہم پہلے مسجد میں آنے سے ڈر رہے تھے۔مگر اب سوچتے ہیں کہ بہت اچھا ہوا کہ ہم آگئے ۔اور یہ سن کر تو اور بھی خوش ہوئے کہ وہ مسجد میں اپنی عبادت کر سکتے ہیں ۔ اخبارات کے نمائندوں کے علاوہ ۵ سیاست دان شامل تھے۔دو قرآن کریم کے نسخہ جات قیمتاً اور ۵۰۰ کی تعداد میں لٹریچر بھی لوگ ساتھ لے کر گئے۔
(رپورٹ، مختار احمد شعبہ تبلیغ)

Vol. 14 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 12
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email:akhbar3@yahoo.com

جو کچھ ہے میرے پاس خلافت کی نذر ہے

ارشاد عؔرشی ملک

گُل ہیں کہ زرد گھاس خلافت کی نذر ہے
جو کچھ ہے میرے پاس خلافت کی نذر ہے

کیسا سجا ہے تن پہ یہ ملبوسِ چاکری
یہ عجز کا لباس خلافت کی نذر ہے

منسوب ہوں میں مہدیٔ دوراں کے نام سے
یہ شُکر ، یہ سپاس خلافت کی نذر ہے

اِک اینٹ ہوں میں قصرِ خلافت میں ہوں جڑی
اور یہ مری اساس خلافت کی نذر ہے

بیٹھی ہوں امن و چین سے کشتی میں نوحؑ کی
دل میں بھری مٹھاس خلافت کی نذر ہے

یوں سر پہ ''لا تخف'' کا مرے سائبان ہے
ہر خوف ہر ہراس خلافت کی نذر ہے

عشقِ خدا سے دل ہے لبالب بھرا ہوا
لبریز یہ گلاس خلافت کی نذر ہے

چاکر ہوں خدمتوں کے لیے مستعد ہوں میں
سیرابی و پیاس خلافت کی نذر ہے

ہر مرد و زن کے رُخ پہ عقیدت کی چھاپ ہے
داسی ہو یا کہ داس خلافت کی نذر ہے

ہر فرد اپنی ذات میں قطرہ بھی بحر بھی
وہ عام ہو کہ خاص خلافت کی نذر ہے

واجب ہر ایک شخص پہ سجدہ ہے شکر کا
ہر حرفِ التماس خلافت کی نذر ہے

دستک خدا کے در پہ ہی دیتی ہوں رات دن
میرا دلِ اُداس خلافت کی نذر ہے

سر پر خدائے پاک کی رحمت کا دستِ خاص
شعر و سخن کی باس خلافت کی نذر ہے

مالک ترا کرم ہے کہ لکھنا سکھا دیا
نکلی ہے جو بھڑاس خلافت کی نذر ہے

دنیا کے لین دین سے عؔرشی غنی ہوں میں
خوشیاں ہوں یا کے یاس خلافت کی نذر ہے

تاثرات مہمانان کرام بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء

ترتیب وتدوین، شیخ کلیم اللہ صاحب وشیخ عبدالماجد صاحب

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر ہمارے مہمانان کرام بیرون از جرمنی نے اپنے خیالات کا اظہار کچھ اس طرح کیا۔

مکرم ابراہیم صاحب (بلغارین احمدی)

......میں نے چند سال قبل اپنی فیملی کے ساتھ بیعت کی ہے اور جرمنی کے جلسہ میں شمولیت کی دوسری مرتبہ سعادت مل رہی ہے۔ پہلے جب جلسہ میں شامل ہوا تھا تو واپس جا کر بلغاریہ میں بیعت کی۔حضور انور کے ساتھ ملاقات کے لمحات میری زندگی کا قیمتی سرمایہ اور نا قابل فراموش ہیں. جلسہ میں ہر شخص باوجود ہم زبان نہ ہونے کے ایسے پیار سے مل رہا ہے جیسے ہم ایک دوسرے کو برسوں سے جانتے ہوں۔ جلسہ کی تقاریر اتنی مفید ہیں کہ ان پر عمل کر کے ہم اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضائل کے وارث بن سکتے ہیں۔

مکرم عثمان احمد صاحب (بلغارین احمدی)

میں بلغاریہ میں کنسٹرکشن کا کام کرتا ہوں۔ میں پہلی مرتبہ کسی جلسہ میں شریک ہوا ہوں۔ جلسہ میں تقاریر میرے علم میں بہت زیادہ اضافہ کا موجب بنی ہیں ۔میری خواہش ہے کہ اس علم کو آگے بڑھاؤں۔ اس جلسہ پر میں نے پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے تو مجھے محسوس ہوا کہ جس کے ہاتھ پر میں نے بیعت کی ہے وہ ایک بہت ہی عظیم الشان وجود ہیں اور اس وقت میں نے خدا سے عہد کیا کہ جو میرا اس شخص کے ساتھ تعلق بنا ہے وہ میں کبھی نہیں توڑوں گا اور انشاء اللہ اس تعلق کو دن بدن مضبوط بنانے کی کوشش کروں گا۔ اور میں نے جب حضور انور کے خطابات سنے تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے اندر سے اندھیرا غائب ہو رہا ہے اور روشنی داخل ہو رہی ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ واپس جا کر میں اپنے خاندان کے احباب اور دوسرے لوگوں میں یہ علم بانٹوں۔ جلسہ میں شاملین کے پیار اور محبت کی وجہ سے میں اس وقت ایک عجیب سی طاقت اور روشنی محسوس کر رہا ہوں.

مکرم سیمیوم صاحب Simeum (بلغارین)

...میں یہاں آ کر بہت حیران ہوں کہ آجکل تو لوگ مذہب سے دور جا رہے ہیں اور یہاں مذہب کی (انسانیت کے ساتھ) پیار اور محبت کی باتیں ہو رہی ہیں۔ میں نے جب آپ کے خلیفہ کو دیکھا تو مجھے بہت رشک آیا کہ کتنے خوش نصیب وہ لوگ ہیں جنکے یہ امام ہیں۔ جلسہ میں تقاریر بہت علمی اور روشنی عطا کرنے والی تھیں۔ میں آپ کی محبت کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔

مکرم اقبال احمد صاحب (کیلگری North West جماعت، کینیڈا)......

مجھے جرمنی کے جلسہ میں شمولیت کی پہلی مرتبہ سعادت ملی ہے۔ یہاں کے انتظامات ماشاء اللہ بہت اچھے انداز میں کئے گئے ہیں جو کہ اتنی بڑی حاضری کیلئے کرنا آسان نہیں۔ یہ سعادت جماعت جرمنی کے حصے میں ہے۔ جلسہ کی تقاریر ماشاء اللہ بہت اچھی تھیں۔جلسہ میں کارکنان جو وقار عمل کے ذریعہ خدمات انجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اسکا اجر عطا فرمائے، آمین ۔جرمنی کے جلسہ میں شمولیت سے جو لطف آیا ہے وہ نا قابل بیان ہے۔

مکرم حیدر علی صاحب Aliu Hajdar (البانین احمدی)

......میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 10 سال سے احمدی ہوں . میں جرمنی میں کسی دوست کے ذریعہ احمدی ہوا تھا اب اللہ کے فضل سے میری پوری فیملی احمدی ہو چکی ہے۔اور میرے بچے جماعتی خدمات میں بڑی خوشی سے شامل ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جرمنی کی جماعت خلافت کی فدائی جماعت ہے اور دین کی خدمت میں پیش پیش ہے ۔حضور انور کا خطاب جو مستورات سے تھا اسے سن کر اسلام میں عورت کے مقام کے متعلق بہت علم ہوا۔ میری جرمنی کے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ آپ ہمارے لئے بھی دعا کریں کہ ہم البانیہ میں بھی جرمنی جیسی فدائی جماعت پیدا کر سکیں اور وہاں بھی جرمنی کی طرح جلسے ہوں۔

مکرم Bujar Ramaj صاحب (ریٹائرڈ ملٹری جرنیل، البانیہ)

......میں تین سال قبل جلسہ میں مکرم عبدالشکور اسلم صاحب جو اس وقت البانیہ کے صدر جماعت تھے، کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوا تھا۔ میں نے اسی وقت بیعت کر لی تھی ۔تین سال قبل اور اس وقت کے جلسہ کی حاضری میں ایک نمایاں اضافہ ہے لیکن انتظامات بھی پہلے سے بہتر ہیں۔ جلسہ کی تقاریر نہایت دلچسپ اور علمی تھیں اور حضور انور کا خطاب بہت متاثر کن تھا۔ حضور انور نے عورت کے متعلق اسلام کا نقطہ ءنظر بیان فرمایا ہے کہ عورت بحیثیت ایک ماں ہونے کے

باقی صفحہ نمبر ۲